ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR - QADIAN

قیمت پیشگی ۵ر

مابعد للعہ ر

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قادیان میں عہ

گورنمنٹ عہ ۲۰

۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۲۹)

چہ گویم باتو گر آئی بہ ہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ر

افریقہ للعہ ر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانونکو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بہ کلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
یکسرے دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـ۲۰

معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ ر

معاونین درجہ دوم جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ ر

عام قیمت پیشگی ۵ر

عام قیمت مابعد للعہ ر

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعدلی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے چند یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید نہ اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنہین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کراونٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئیے جا چکے ہیں کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہیں۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ الہامی کتابیں ہو سکیں۔ جس زمانہ میں یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جو کہ یروشلم میں متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹوں میں یا پرائیویٹ خطوط میں کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہیں کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جو کہ ۲۵ سال تک یروشلم میں حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہیں کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہوں نے انجیلی قصوں کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہیں جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ میں بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ۷۰ اناجیل موجود تھیں۔ گو ان میں سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریوں نے ان ۷۰ کتابوں کے مجموعہ میں سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد میں ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابوں کے لکھنے والوں کا یہ منشا نہ تھا کہ ان کتابوں کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیوں کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔

جیٹن پلیدی جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقاید رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہیں جو ہم اپنے بزرگوں کے متعلق نہ رکھتے ہوں۔ جیسا کہ رومیوں کے بزرگ کنتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور یسوع یہودیوں کو اسی طرح نکالا کرتا تھا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانوں میں نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہیں ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبا ریسوعیین سمجھے جاتے ہیں اور مانے جاتے ہیں بلکہ بعض فرقوں میں پرستش کئے جاتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ کلی منس۔ اگ نے شس۔ پولی کارپ بارنباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیٹن۔ جیروم اور حرمس۔

نے پولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا دان ہارڈر کو کہا تھا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا میں ہوا ہی ہے یا نہیں یا کہ ہم ان اصل کو ناولوں کی الماری میں رکھ چھوڑیں۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی سنۂ ۱۹۰۰ میں اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس میں یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تھا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب میں لکھے مگر زمانہ حال کے اخباروں اور تواریخوں میں اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہوا اور انجیلیں ہرگز قابل اعتبار نہیں ہیں۔

عیسائی پادریوں کی مہربانیوں سے ایسے جھوٹھے قصوں اور افسانوں کا ایک سچے قصہ کے رنگ میں شہرت پا جانا کوئی تعجب انگیز امر نہیں کیونکہ اس کی مثالیں عیسائیوں کی تاریخ میں اور بہی پائی جاتی ہیں جن میں سے ایک کا میں اس جگہ ذکر کرتا ہوں۔

سنۂ ایک ہزار عیسوی میں شہر روما میں ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کر کے بھیجا تھا اور میں نے وہاں جا کر بہت سے معجزات دکھائے ہیں اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پریسٹر تھا۔ یوحنا پریسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کر کے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنوں یورپ میں کسی کو معلوم نہ تہا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پریسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہاں پہونچ گئے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ پریسٹر جان نے وسط ایشیا میں ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہو اور نہائیت شان وشوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھوکہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پریسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کر لی ہو اور وہ عنقریب مشرق کیطرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانوں کے قبضہ میں سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیوں نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہو گئے تاکہ پریسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کیطرف سے مسلمانوں پر حملہ کریں لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق میں نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پریسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پریسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑھائی ہو گی پھر پوپ کے ذریعہ سے مشہور ہوا کہ پریسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکوں پر پورے طور سے ہو چکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانور جن کا ذکر عیسائیوں کی پرانی کتابوں میں موجود ہے۔ گر دنیا میں کہیں دیکھے نہیں جاتے وہ سب پریسٹر کی سلطنت میں پائے جاتے ہیں۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتیں اور ایسے مرد جن کی قدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بہی پریسٹر کے ملک میں پائے جاتے ہیں ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائیت ہی ضرور تہا اور یورپ کے عیسائی بادشاہوں کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس ہے کہ پریسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا معلوم نہیں کہ کس ذریعہ سے وہاں سے خبریں تو پوپ تک آ جاتیں لیکن وہاں کوئی جا نہ سکتا تہا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پریسٹر کی سلطنت کے اندر نہیں جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہیں کر سکے تاہم قرب وجوار کی سلطنتوں کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہو کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہو ہماری نزدیک کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تھوڑی سی نہ تھی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش میں پھرنیوالے ہی آجتک قطبین تک نہیں پہونچے بلکہ صرف اس کے قریب سے خبریں لے آئے ہیں (باقی آئندہ انشاء اللہ)

ایک نیا فتوے

مولویون کی ایمان اور تقوی کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتوی شایع کیا ہی جسمین ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جھوٹ بولے چوری کرے زناہ کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی بہی بدمعاشی کرے متقی کا متقی رہتاہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیاہے اس فتوی مین سے کچھ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتاہی:۔

فتوی علماء روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیاساز شخص ہی ..... غرضیکہ عیسائی و مسلمان ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہوکر ..... بہر حال سخت اور بے ادب اور منہ زور ہے ..... لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہی کہ ایسے لوگون کی صحبت سے بھاگین ..... تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسی اور تمام علماء امت اور روئے زمین کے مسلمانون کو کافر کہتاہے۔ اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتاہے ..... محمد اعظم

بعض پیشگوئیان اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلین تو ایسی تو کافر منجمون کی بھی صحیح ہوجایا کرتی ہین ..... لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہی۔ ابو یحیی محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیون کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہین رکھنا چاہیئے اور انکی امامت کی نماز نہین ادا کرنی چاہیئے۔ محمد عبد الخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوے ہے کہ مین مسیح اور مہدی ہون بدین وجہ اور دیگر وجوہ لازم ہے۔ کہ قادیانی معہ اپنے پیرو کے دائرہ اسلام سی خارج ہین مسلمانون کو ان سی کسی طرح تعلق برادرانہ جائز نہین ..... عبد الکریم عفی عنہ

کوئی شخص دعوی رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہی کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہوسکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا ..... کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہین دیکھا .....
محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجایز۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد حسین عفی عنہ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتاہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتاہے ..... ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہوسکتاہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہین کرسکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ ..... اور فرقہ اہلسنت والجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتنا سخت ممنوع ہی اور انکے پیچھے نماز پڑہنا نادرست ہے:۔ حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعوی نبوت و انکار ختم نبوت من کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ اور تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسی کی توہین اپنے کو مجدد مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ ..... لہذا ان لوگون سی عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحیی محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر مین تردد نہین اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل مین مرقوم ہین۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہین ان سی میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے ..... المشتہر

ابو المکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتوی

اس اشتہار مین بالخصوص باتین دیکھنے کے قابل ہین کہ ان مولویون مین ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہی اور ان کا اسلام کیساہے عیسائیون اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہین وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیاہے اور لوگون کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیاہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسی اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہین یہ محض افتراہے۔ یہ بھی لکھاہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہین۔ حالانکہ حضرت بار بار فرماتے ہین کہ مین کوئی شریعت نہین لایا سب سے بڑھکر یہ کہ حضرات تورات دن تثلیث کے رد مین اور اسکو جڑھ سے اکھاڑنے کی تجویز مین ہین اور یہ لکھتے ہین کہ وہ تثلیث کے قایل ہین خداتعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوای کسی پر غیب کی خبر نہین کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہین کہ منجمون کی پیشگوئیان بھی پوری ہوجاتی ہین حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر والے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہین کہ یہ وحی الٰہی نہین ہوسکتی اور خداتعالی کے کلام شریف مین فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجایز حملہ کرتے ہین۔ افسوس صد افسوس ان لوگون کے حالات پر کہ یہ تو یہود کر بھی بڑھ گئے ہین ایسا صریح افترا کرتے ہین ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت مین یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے جھوٹون پر عدالت مین نالش کرنی چاہئے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اسپر جو کلمات تحریر فرمائے ہین۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہو چکا ہے) مین نے پڑھا - اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا - حالیا مصلحت وقت دران مے بینم - اور یہ بات سچ ہے - کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا - جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے - کہ جھوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا - مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزارہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے - جب تک کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا - پھر حضرت عیسےٰ ہی کے وقت تین شخصون نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا - مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑھایا لیکن حضرت عیسیٰ کے ساتھ جو کچھ کیا - اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتی رہی ہے - اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے -

بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتون کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا - اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا - اور وہ یہ ہے -

رب اخرجنی من النار - الحمد للہ الذی اخرجنی من النار - انی مع الرسول اقوم - والوم من یلوم - واعطیک ما یدوم - ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ - اے میرے رب مجھے آگ سے نکال - سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا - مین رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا -

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا - پھر کسی نے کہا - غلام احمدؑ کی جے - یعنی فتح -

میرزا غلام احمدؑ عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بھولا - ضلع سیالکوٹ گاؤن مہانوالی ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی تحصیل رعیہ

منگو ولد جوغتہ بھوڑے وال کا لگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ڈاکخانہ مجیٹھ تھانہ کتھو نگل

جھنڈو ولد دتا " " "

بھولا ولد کالو " " "

حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیواہ - تحصیل گورداسپور

شاہ نواز خان " " "

امام الدین " " "

محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلان ضلع گجرات

احمد بخش ولد سلطان احمد - طالب علم مدرسہ قادیان

صاحبداد ولد علی شیر ساکن دیونا ضلع گجرات -

مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قائمی الحنیسی مالیر کوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تھا

جھانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں آیا جس مین یہ دریافت کیا گیا تھا کہ درپیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ سایہ حضور پر نور کا زمین پر نہین گرتا تھا" اس خط کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا " یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکھا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کئے ہین ان مین اس کا ذکر نہین -

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین جیسا کہ اگلے صفحہ مین مفصل لکھا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسیروز شام کے وقت واپس قادیان بمعہ قافلہ آ گئے تھے جو گفتگو وہان ہوئی تھی اس کا کچھ حصہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آیندہ انشاء اللہ تعالےٰ لکھا جائے گا۔

اس ہفتہ مین قاضی سید غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کیٹل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتھہ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان مین پڑھا گیا۔ جمعرات کے دن ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک مین حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تہا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبعیت علیل تھی اس واسطے انہون نے اپنی تحریری اجازت لکھکر حضرت مولوی نور الدین کو نکاح پڑھنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سَو روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار بیاہ نکاح نمبر ایک مین دیا گیا تہا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت ۔ دفتر میگزین کیواسطے ایک سکینڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستین بنام صاحب مینجر میگزین آنی چاہئین۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد ۔ مولوی عبد الرحمن صاحب برادر مولوی عبد الرحیم صاحب کٹگی بیمار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گھر سے بیمار ہین اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن مزنگ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گولے کی آواز

ملک عامل شاہ صاحب ترنگ زئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہین کہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے شام کے ایک توپ کے گولے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵۔۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سر سید لیڈر نہ تھا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین مسلمانون کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہین اور ہندؤن کے درمیان ایک۔ ہندؤن کے درمیان دیانند تھا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ مین گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندؤن کے بن گئے ہین وہ ظاہر ہین۔ مسلمانون کے دو لیڈر ہوئے سر سید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے۔ کہ سر سید کے کالج مین جو طلبا پڑھتے ہین یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہین۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہین لیکن اصل مین سر سید نے کوئی مذہبی جماعت نہین بنائی اور نہ خود سر سید کوئی قومی امام یا لیڈر تھا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تھا جو کہ بعض باتون مین سر سید کے ساتھ متفق تھے اور بعض مین مخالف بھی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات مین ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہمنے مذہبی عقائد کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ مین پہلے کبھی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہین کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب دام مجدکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نمبر ۲۳ بدر مجھے نہین ملا سخت الم ہوا اسی درد سے چند اشعار موزون ہو گئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہین۔ مین بدر کی ترقی پر آپکو مبارک باد دیتا ہون اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور پر حلاوت ہونے پر۔

بارک اللہ فی سعیکم و جعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھ سے اوجھل رہا سیمائے بدر

میری پیشانی ہوئی مثل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر

دید کی حسرت مین آنکھین پھاڑ کر
نامہ بر سے مین نے پوچھا۔ لائے بدر

ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لا کر نہ دون اور آئے بدر

ہو گیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہ گیا سکتہ مین کہکر ہائے بدر

چشم دل مین میرے آئے روشنی
روبرو ہو جب رخ زیبائے بدر

یہ نہین ممکن کہ وہ سب کو ملے
اور ملنے سے مرے شرمائے بدر

ہے خیال بدر دل مین روز و شب
رات اور دن سر مین ہے سودائے بدر

بدر کا دیوانہ ہون پروانہ وار
کون ہے مجھ سا جو ہو شیدائے بدر

ہو گیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکھتے ہی رہگئے اعدائے بدر

اس مین کچھ بھی شک نہین ہے ہم یقین
مہربان ایڈیٹر دانائے بدر

بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہجائے بدر

گم ہوا تیسوان پرچہ کہین
قلب مضطر کو مرے برمائے بدر

دل سے کر دے دور سب افسردگی
سعی حق مین طبع کو گرمائے بدر

یاد رکھئے ثاقب مہجور کو
حال دل پر یہ کرم فرمائے بدر

ے دیکھئے کیبارہ گیٹ۔ مرہم گئے تھے جنکا ... [illegible]

ڈائری

سفرِ بٹالہ

جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و اقارب و خدام اٹھارہ کس بغرض تبدیل ہوا ۱۳ر جولائی ۱۹۰۷ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴ر جولائی ۱۹۰۷ء کو بروز ایت وار ایک بجے دن کے بٹالہ میں واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴ر جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (ڈاکٹر شاہ خان صاحب ملاں احمد نور صاحب۔ عبد اللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبد الغفار خان۔ میاں شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میاں عمر دین۔ شیخ عبد الرحمن نومسلم۔ حضرت گل افغان عبد الحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ میں پہونچے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تھا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کریں بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخ صاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہیں اور چند گھنٹہ وہاں قیام کریں گے۔ تو انہوں نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کردی تحصیلدار صاحب خود ہی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمتِ مسیح کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو میں انہوں نے فرمایا۔ کہ میں شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر میں اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم میں بٹالہ میں بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جائے امن نہیں

کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہیں کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تھی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تھی۔ جس میں ہمنے یہ بات ظاہر کی تھی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کریں اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ اے۔ ایس تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان میں بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تھا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب میں لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہیں۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے میں حیران ہوں کہ میں یہ باتیں کس طرح لوگوں کے دلوں میں ڈالدوں۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتیں ہیں اور زمینی لوگ ان کو نہیں سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہیں ہے جبتک لوگ اپنی اصلاح نہ کریں۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلوں سے کچھ نہیں بنتا۔ خواہ چوہوں کو مارا جائے خواہ مچھیروں کو اور خواہ کووں کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جھکیں گے اُنپر کس طرح رحم ہو سکیگا۔

ایک گاؤں کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بالکل ویران ہو گیا پرانی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہروں کے شہر بالکل ویران کردئے اور جب سب آدمی مر گئے تب یہ بیماری جانوروں پر پڑی اور جب وہ بھی مر گئے۔ تو پھر جنگل کے سانپوں پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام ونشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہیں گذارہ نہیں جو لوگ دردِ دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آیندہ سال وہ سختی آوے یا درمیان میں ایک سال نرم ہوکر پھر سختی دکھاوے۔ بہر حال آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے

یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگوں کو ان باتوں کی طرف کچھ خیال نہیں کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چال بازیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے آپکے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کیخدمت میں اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام میں اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ تو کوئی جگا ہی نہیں سکتا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدرِ صحت

مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کر دی تھی کہ حضرت صاحب اسی جگہ میں وہ بھی حضرت کیخدمت میں تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پھر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کرتے تھے۔ کہ وہاں بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہیں اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہیں۔ کہ چند روز اگر لوگ وہاں جاکر رہیں تو صحت بہت عمدہ حالت میں ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہیں۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ۶ مطبوعہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱۶ میں بجائے ۱۴ر فروری ۱۹۰۶ء کے ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا میں تصحیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورہ ارئیت بھی کہتے ہین جیسا کہ اور بھی بعض سورتون کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہین۔ مثلاً والصفٰت۔ الرحمٰن۔ النجم۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس مین جزاء وسزاء کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اسی سورہ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے۔ کیونکہ اس مین یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دوست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دیگئی ہے۔

مقام نزول بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ مین نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ مین نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ مین نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخرین منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ مین بہ سبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت مین ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق کمزور شامل ہو سکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ نصف آخر مدنی ہو۔ لیکن چونکہ اکثر آیات مین جو مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھین آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیان ہین اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہین ٹھہرتا۔ ہان یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار ہوئی ہون۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات مین دیکھتے ہین۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

شان نزول ایسا ہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ عطاء و جابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول مین ہے۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق مین ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق مین ہے۔ سدی نے کہا ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق مین ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمر بن عائذ کے حق مین ہے۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ ابو سفیان کے حق مین ہے۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابوجہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند مکہ مین قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جا کر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد اور وارثون کے سبب خراب حال ہو جائین گے۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے۔ اس طرح یتیمون کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مر جاتا تو اُن یتیم بچون کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کیساتھ اس نے ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیمون پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابوجہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی۔ مگر وہ نابکار اور بھی افروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اُٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایسا ہی بعض مفسرین نے ایک روائیت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابو سفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا۔ تب حق تعالیٰ سے اس کی مذمت مین یہ آیتین نازل ہوئین۔

شان نزول و مقام نزول کے اختلافات مین ایک نکتہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف مین ہر آیتہ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہین۔ ابتداء سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہیں لکھا گئے جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء میں آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ یا عیسےٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے۔ جس مین کوئی رکاوٹ نہین۔ بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی مین اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی۔ کہ یہ آیتین کب اور کس کے حق مین اول نازل ہوئی تھین یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانون کے واسطے اور سب قومون کے واسطے خدا تعالےٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط سورہ ایلاف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہین اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے ہین تو اب تمہین چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیون سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون مین کیا گیا ہے۔

تشریح و معانی الفاظ

اَرَاَیْتَ ۔ آیا دیدی ۔ کیا دیکھا تو نے۔ اس میں بظاہر استفہام ہے اور در اصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام میں ایک زور اور خوبصورتی ہے

الَّذِیْ ۔ جو کہ ۔ وہ جو ۔ جو شخص کہ

یکذّب - جھٹلاتا ہے - تکذیب کرتا ہے -

جزاء و سزاء بالدّین - جزاء و سزاء کو - کہتا ہے کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتین ہین - اس دنیا مین انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس - پھر کچھ نہین - ایسے لوگ اس زمانہ مین بھی پائے جاتے ہین جو مادی لوگ یا میٹیریلیسٹ (کہلاتے ہین - انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کامون مین سے ایک یہ ہے - کہ وہ لوگون کو ایمان بالآخرۃ پر قائم کرین - اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہایت ضروری ہے - جو شخص اعمال کی جزاء سزاء کا قائل نہین وہ بے دھڑک ہو کر جس کا مال چاہے گا - ناجائز طور پر کھالے گا - ظاہری سلطنتین دلون کے درست کرنے سے قاصر ہین - دلون کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے - جو انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ سے دنیا مین ہمیشہ قائم ہوتی ہین -

مسیح موعود کا احسان تمدّن پر اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے - کہ مین گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہون - کیونکہ آپ مخلوق کے دلون مین تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہیں گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک مین مشنری - عیسائی - پادری - مسلمان ملاں اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہین اس کو اعتقادی رنگ مین لوگون کے دلون سے نکال رہے ہین اور علاوہ اس کے اپنے مریدون سے یہ اقرار لیتے ہین کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کرین - راستبازی پر چلین - بدی کو چھوڑین - کسی قسم کی بغاوت مین ہرگز شامل نہ ہون - جو لوگ جزاء سزاء کے قائل نہین وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہین تاکہ اس عذاب سے چھوٹ جاوین - اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے - تو وہ ایسا نہ کرتے - یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے، کہ یورپ امریکہ مین اس کثرت کے ساتھ خودکشی ہر سال ہوتی ہے - ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین خط لکھا کہ مین دنیوی مصائب سے تنگ ہون اور چاہتا ہون - کہ خودکشی کرلون - حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے - مرنے سے انسان کا خاتمہ نہین ہوجاتا - بلکہ ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے -

دین کے معنے مذہب کے بھی ہین اس صورت مین ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہین کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے - جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے - یتیم کو جھڑکنا - مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینا - نماز سے لاپرواہی کرنا - ریاکاری کرنا - ماعون سے روکنا - ایسا آدمی خداتعالےٰ کے غضب کے نیچے ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درستگی اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکھتا ہے - کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنےٰ چیزون سے جو گھر کے اندر عام استعمال مین آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنیٰ مراتب سے بھی گرا ہوا ہے -

(۱) - نماز پڑھتا ہی نہین
(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے
(۳) مسکین کو کھانا نہین دیتا
(۴) ادنےٰ چیزون کے باہمی استعمال سے مضایقہ کرتا ہے -

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

خوش خبری

قرآن شریف کی آخری سورتون کی جو تفسیر بہت محنت کے ساتھ وقتاً فوقتاً اخبار بدر مین لکھی جا چکی ہے وہ دوبارہ چھپ رہی ہے جو صاحب خرید کرنا چاہین - اپنے نام ابھی سے درج رجسٹر کرا دین

قیمت سردست مقرر نہین ہوئی

ایڈیٹر "بدر"

نصف قیمت پر

براہین احمدیہ ہر چہار جلد

۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء تک کی لکھی ہوئی جو درخواست دفتر بدر مین وصول ہوگی - اُس پر براہین احمدیہ نصف قیمت پر روانہ ہوگی -

پوری قیمت صہ ہے نصف قیمت ۸؍

مجلد کی قیمت ۲؍ ہے

مینجر "بدر"

رقیمۃ الحکیم

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

سوال نمبر ۱ - نبی اور رسول مین کیا فرق ہے۔

جواب - نبی کا لفظ نبوت سے نکلا ہے اور نبوت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہین یا لفظ نبأ سے نکلا ہے نبأ کے معنے خبر دینا - پس نبی کے معنے ہوئے بڑا - یا خبر دینے والا - رسول کے معنے بھیجا ہوا - دونون کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے۔

سوال نمبر ۲ - لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب - آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہین۔

سوال نمبر ۳ - زمانہ سابق مین کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی؟

جواب - تمام بیماریان اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہین یا ملک کے ماتحت - پس جسقدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہین اول تو یہ طمانچہ ہین دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم مین رہتے ہین جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے تاہم روایات مین ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم مین یہ ہین کہ اس ممتثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا۔

سوال نمبر ۴ - لفظ مہتر کے کیا معنے؟ مہتر خاکروب کو کیون بولا جاتا ہے۔

جواب - بڑا مہتر بہت بڑا - اور یہ لفظ ایسا ہے - جیسے چیچک جو آگ ہے اس کو سیتلا - ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور چلنی والی چیز کو گاڑی - خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلان وغیرہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۵ - فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہئیت بدلکر زمین پر آسکتے ہین؟

جواب - فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے - قرآن کریم مین ایک فرشتہ کا ذکر ہے - وہان فتمثل لہا بشرا سویا اور بخاری کے پہلے صفحہ مین ہے - احیانا یتمثل لی الملک رجلا - پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اردو حروف مین ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۶ - کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ مین یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ مین دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہو جائیگا۔

جواب - کلام اللہ یا احادیث مین ہرگز نہین آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا - جہنم کے متعلق بعض احادیث مین ذکر ہے مگر جہنم تو قاعون کو اور جنگون کو بھی کہا گیا ہے۔ پھر بھی یہ حدیثین اعلیٰ طبقہ مین نہین - ہان میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود واید مساوی نہین۔

سوال نمبر ۷ - تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق مین کسی جانور نے پی لیا تھا۔

جواب - سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام مین ہرگز نہین آیا - والسلام

نور الدین - ۷ جولائی ۱۹۰۷ء

۲

خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر برابر ہین - لا نبی بعدی کے معنے کیا ہین - اگر نبی آسکتا ہے - تو ابو بکر وغیرہ نبی کیون نہ ہوئے۔

میان صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہین کہ آپ مقلد ہین یا غیر مقلد ہین - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔

بہرحال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہین کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط مین بہت فرمایا ہے - میان صاحب! رسولون مین تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - "تلک الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض" - تیسرا پارہ تیسرا - جب رسل مین مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالین - کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - صلوۃ اللہ علیہم اجمعین میان صاحب! اللہ تعالیٰ مومنون کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - "لا نفرق بین احد من رسلہ" اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا - کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہین - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہین ہوئی۔

نیز عرض ہے - خلفاء کے منکر بھی کفر کا فتویٰ قرآن مجید مین موجود ہے - آیۃ خلافت جو سورہ نور مین ہے اس مین ارشاد الٰہی ہے - ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے - افمن کان مومنا کمن کان فاسقا - بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولون مین تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے - پارہ چھ مین ہے۔ یفرقون بین اللہ ورسلہ - پھر فرمایا ہے - اولئک ہم الکافرون حقا یہان تفرقہ بین اللہ وبین الرسل پر صریح کفر کا باعث قرار دیا ہے جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہین - انہین دلائل و وجوہ سے ہمین مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کرین تو اسلام ہی جاتا ہے۔

آپ اس آیت پر غور فرماوین - واذا قیل لہم آمنوا بما انزل اللہ قالوا نومن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وہو الحق مصدقا لما معہم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیون نہین مانی جاتی - کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہین ان کا انکار بھی کفر نہین میرے خیال مین مَیں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہین مانتے کہ تمام مساوی ہین۔ کفر دون کفر کے قائل ہین۔

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے - نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات و وحیون نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئین اگر آپ احادیث کو مانتے ہین تو آپ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ - ولا دین لمن عہد لہ - لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا نکاح الا بولی - لا صلاۃ الا فی اثنین - پر غور فرماؤ - کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے - پھر غور کرو اور قرآن کریم مین تو خاتم النبیین بفتح تا ہے - خاتم بکسرہ تا نہین بھلا میان صاحب! یقتلون النبیین مین آپ عموم کے قائل ہین یا تخصیص کے - کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار مین ہے - انسان کے اختیار مین نہین۔

ابو بکر کو نبی نہین کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا - اس عرض پر بس کرتا ہون - یار باقی صحبت باقی -

نور الدین - ۵ جولائی ۱۹۰۷ء

۳

سوال - دجال کی حقیقت کیا ہے۔

جواب - دجال کے متعلق احادیث مین خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہین کر سکا - اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہا نے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی - آئین بالجہر احد

دجال

برقع یدین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھو کس قدر رسالے اور کتابیں موجود ۔ مگر پیشگوئیون کی احادیث کی تحقیق ایسی نہین کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوۃ کو دیکھو کیسا مشکل امران احادیث کا ہے ۔مین بطور نمونہ عرض کرتا ہون ذرا آپ مجھے بتلا تاویل صرف ظاہر اور صاف لفظون مین کیا تطبیق ہو سکتی ہے ۔

اول دجال نبی کریم کے زمانہ مبارک مین تہا اور وہ ابن صیاد تھا ۔حضرت عمر نے قسم کہائی کہ یہی دجال ہے ۔

پہر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ مین دیکھا کہ وہان قید ہے ۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث مین ہے ۔ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہین مرجائین گے ۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون سو برس تک مر گئے ۔

دوم ۔ ایک حدیث مین ہے ۔کہ دجال چالیس روز دنیا مین رہے گا اور ایک حدیث مین ہے ۔ کہ چالیس برس دنیا مین رہے گا ۔

سوم ۔ ایک حدیث مین ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہون گے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ وہ ایام ایسے ہون گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی ۔

چوتھے دجال جوان ہوگا ۔ دوسری حدیث مین ہے کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈھا ہے ۔

پانچوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہونگے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہوگا ۔

چھٹے ۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رد کا جائیگا ۔ دوسری حدیث مین ہے ۔ کہ حضرت نبی کریم کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ۔

ساتوین ۔ پھر ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی دائین آنکھ عیب دار ہوگی ۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کی بائین آنکھ عیب دار ہوگی ۔

آٹھوین ۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہوگی جو ابھرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی ۔ ابھری نہ ہوگی ۔

نوین ۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ ہین الشام اور عراق نکلیگا ۔ دوسری حدیث مین ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا ۔ تمیم داری نے مغرب مین دیکھا ۔

دسوین ۔ اس کے زمانہ مین قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا ۔ لیکن دوسری حدیث مین ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام مین ہون گے ان کے مویشی آسودہ حال ہون گے ۔ جب پیداوار ہی نہین ہوئی ۔ تو مویشی کا آرام کیسا ۔

گیارہوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ ماریگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہین ۔ ربی الذی یحیی و یمیت

بارہوین ۔ ایک حدیث مین آیا ہے ۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور مان اور بھائی بنا دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا ۔ مگر قرآن مین فرمایا ہے ۔ اللہ خالق کل شے اور قرآن کریم مین ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہین دیکھ سکتے ۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث مین تھے اور یہ بارہ امور مین نے صرف مشکوۃ سے دکھائے ہین آپ مشکوۃ سے دیکھ سکتے ہین ۔ پھر کہین تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہین اور کہین پتہ لگتا ہے ۔ کہ ایک ہی دجال ہے ۔ اور اس کے اتباع بہت ہون گے ۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تہی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہی اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ مین تہا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہوگیا ۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہین ۔

تمام دنیا مین پھیل گئے ۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہین رکھا ۔ ایک آدمی کے خدا بنانے مین اربون روپیہ خرچ کر دیا ۔ اور روپیہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا بنایا ترک کر دیا ۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تہا جو مدینہ مین گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہین ۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہ بھی احادیث مین ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور مین لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بھی ان کو فائدہ دیا ۔ تو آیندہ آپ پر پوچھین والا خاموشی اچھی ہے ۔ مجھے حکیم الامۃ کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے ۔ نور الدین ــ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہووے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤن جو بلائے احمدؐ
صدقہ ہو جاؤن اگر خواب مین آئے احمدؐ

رات دن شام و سحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمین للہ دکھلائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ خدا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامئ غلام احمدؐ
اپنی آنکھون سے ملیت مین کہ بیٹھائے احمدؐ

تو ہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھپہ ایمان بصد صدق ہین لائے احمدؐ

تہا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے مین احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے عیاذاً باللہ
عرش پر جائے مسیح خاک مین جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو حیف مسلمان ہو کر
زندہ عیسےٰ کو کہو مانو فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان آلہی توبہ
دعوی کرتے ہین کہ ہین ہم بھی فدائے احمدؐ

مر کے جنت مین گئے حضرت عیسیٰ بخدا
مردہ روحون مین انہین دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آئے عیسےٰ
ہان یہ آیا ہے کہ بعد عیسیٰ کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسیٰ کو کہو گے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہوگا نہین آئے احمدؐ

کس کو معلوم تہا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تہا غیر کا منکر ہے یہ ہو صاف عیان
ملی احمد کو ہی واللہ قبائے احمدؐ

وصیت ع ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں مسمی مدد خان ولد فتح محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور میں اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں ۔ میں اپنی آمد سے دسواں حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے ۔ میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس کا اثر وصیت ہٰذا پر نہ ہوگا ۔ وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے ۔ فقط زیادہ والسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

مدد خان ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد ۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ع ۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں سلطان حامد ولد میاں صلاح الدین قوم لولہ المعروف فقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ لہٰذا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کر کے بھیجدیا کرونگا اس میں میں خود امین رہونگا ۔ یہ اقرار نامہ محض ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کرون یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت بلا حصہ کی ہے ۔ یکم جنوری ۱۹۰۷ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ داری تخمیناً	آمدنی ماہوار تخمیناً
لہ عہ	عہ

العبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

گواہ شد ۔ محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ع ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں کریم بخش ولد لہنا قوم ارائین ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے ۔ لہٰذا اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ ۔ میں اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں اپنی وصیت کے متعلق ۸ مکان اور زمین وغیرہ کے حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کر چکا ہوں اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا حصہ ادا کرتا رہونگا ۔ فقط ۱۴ مگر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ہو اس کا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد

میاں کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ع ۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا ۔

۴ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میں شرح صدر سے اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمدنی کا حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کر کے بھیجدیا کرونگا ۔ اس میں میں خود امین رہونگا یہ اقرار نامہ ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے ۔ ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

العبد لعل الدین باغبان

گواہ شد ۔ سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ع ۲۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائین ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہاں درج نہیں کیا گیا

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ چونکہ اس وقت کسی جائیداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہیں ہے اس لئے فی الحال میں اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا اور اگر میں نے اپنی زندگی میں کچھ اور جائیداد حاصل کی ۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچواں حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

گواہ شد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

۸ مئی ۱۹۰۷ء

اسمٰعیل

وصیت ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

(۴) اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا ر جائداد غیر احمدی ہیں جائداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانیکا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ ہجری المقدس۔

العبد

اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد

بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد

فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت ۱۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع ادجلہ تحصیل وضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ میں اس وقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاراں گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جسمیں مظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑھے چار گھماؤں جو علی گوہر چچا زاد برادر سے بعوض مبلغ ستار روپیہ کے بصورت رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور مظہر بحصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تئیس واقعہ موضع ادجلہ میں از طرف جٹان لی ہوئی ہے۔ جس میں مظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ جو اراضی جٹان والی میرے حصہ کی ہے اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو گی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرا دوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے میں ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں گا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثا پر فرض ہے۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان میں پہنچا دیں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں مخل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی

مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن ادجلہ بقلم خود گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرحیم ...

گواہ شد۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان برادر چچا زاد بقلم خود

گواہ شد۔ فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

گواہ شد۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود

گواہ شد۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی سکنہ سیکھواں بقلم خود

گواہ شد۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۴) روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہو اگر گی اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہو سکے تو اس سے میری وصیت پر اثر نہو گا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہوگی۔ فقط زیادہ والسلام۔ العبد۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان

گواہ شد۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت ۱۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش وحواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے یہ امر کا حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور یادداشت اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری ۱۹۰۷ء

العبد۔ صاحب نور بقلم خود۔ گواہ شد۔ ناصر نواب بقلم خود

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مین کس لائق ہون کہ کوئی مفید مضامین لکہہ کر آپ کیخدمت مین پیش کرون ۔
اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہین ۔ اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالے کے فضل
پر موقوف ہے ۔ بہرحال اپنی بہن صاحبہ خاتون گوہیکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکہہ کر
قسمت آزمائی کرتی ہون جوکہ گذشتہ اخبار بدر مین ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے
بارہ مین درج تہا مین بہی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہون کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے
پوری دیندار نہین ہوسکتین اور نہ عقل بڑہتی ہے ۔ عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے
ہان اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہوجاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا
نامناسب جانتے تہے کہتے تہے کہ لڑکیونکو اردو پڑہنے کی کیا ضرورت ہے کیا انہون نے عیسائی
عورتونکیطرح نوکری کرنی ہے ۔ نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بہی پڑہانے کا کسی کو شوق نہ
تہا اگر کسی نے پڑہا بہی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑہ لیا ۔ اب اگر ایک ہزار عورت جمع کرین تو
شاید ایک دو عورتین باترجمہ قرآن شریف پڑہی ہوئی نکل آوین مگر کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اس بے زبان
فرقہ نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچہہ تبلایا نہین جاتا اور محروم
رکہا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے ۔ جیسے کہ تعلیم پھیلانے
کے لئے عیسوی مذہب نے کوششین کی ہین کہ شہر بہ شہر گلی کوچہ مین سکول جاری کردئے ہین اور
علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بھی پڑہائی جاتی ہے غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ
تو نہین کہ ہماری بہی لڑکیون کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہین بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ
جب جہوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچہہ اثر کرتی ۔ تعلیم کے
علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑہ کر گھر مین سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے
الہام مبارک اور چہوٹی بڑی کتابین پڑہ کر سنائی جاوین تاکہ سنتے سنتے دلون پر دین کا ایسا شوق
اور اثر پڑجاوے کہ زندگی بھر نہ بہولے اور بہت دین پھیل جاوے اس لئے مین یہ بہی التماس کرنا
ضروری سمجہتی ہون کہ مثلاً شہر سیالکوٹ مین خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے وہان ایک یا
دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئین اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہرون مین جہان بڑی جماعت
احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہان تہوڑی جماعت ہو وہان پر ایک ہی سکول کافی ہو جیسے کہ
یہان راولپنڈی مین بہی تہوڑی سی جماعت ہے اس جگہ بہی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ
ہوسکتا ہے لہذا پہر مین باادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہون
کہ خدا کی مدد کے ساتہہ ضرور کوشش فرماوین اگر یہ نبدولبت ہوجائے تو ہمارے بے زبان فرقہ سے
بڑی بڑی دعائین نکلا کرین اور بہت فایدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بہی ہوسکے تاہم مین یہ بہی
نہین کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہین ہوتے
جہانتک ہوسکے اس وقت امام کے زمانہ مین مستوراتکو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہو کیونکہ خدا نے کریم نے
اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بھیجا
ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتون سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کسطرح مان لیا ہے تو سوائے
اس کے کہ میرے آباجان نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے مین نے مان لیا ہے یہ تو کوئی
جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ہان اگر تعلیم ہوگی اور پہر حضرت امام کی چہ
حو کتب مبارک پر نظر غور سے گذری ہوئی ہوگی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کے رو سے دیسکتی ہین اب مین آپ سبکو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہون خدا تعالیٰ ہم سب کو دین اور دنیا
کے مکر سے بچاوے ۔ اور عاقبت نیک کرے ۔ آمین ۔ راقمہ ح ۔ ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو ۔ مہدی پور ۔ کلاس والہ سیالکوٹ
عمردین ۔ اروپ ۔ گوجرانوالہ
احمد دین خانساماں ۔ بھیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہشیارپور
قادر بخش ۔ بھرتانوالہ بھیرہ شاہ پور
فتح خان چک اسکندر ۔ گوجرانوالہ
علی محمد ۔ منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان ۔ بنگہ جالندہر
غلام نبی کمریہ نواں شہر "
شیر محمد خان ۔ رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب " "
محمد خان ددالمیال جہلم
عبد الرحمن " "
میر زمان " "
فضل دین ۔ کنٹھالیان پسرور سیالکوٹ
بوٹا " " " "
غلام رسول " "
فتح علی ۔ موضع بھوہا حاجیوالہ گوجرات
عبد الرحمن افغان میرام شاہ ٹوچی ۔
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی کالی صوبہ ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہاندار خان معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفظ علی معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ وفرزند دوالدہ ۔ داتہ زیدکا پسرور سیالکوٹ
چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ وفرزند پسرور ۔ سیالکوٹ
ہر دو بیوہ چودہری حیات محمد معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد ۔ تلواڑہ بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب تلواڑہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
احد میر ۔ بوکام کودگام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیر کے کلاں گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام نواں شہر جالندہر
مستری عبد الرحمن صاحب ڈویژن نہر لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا پوہلہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
غلام نبی ۔ سمبڑیال
شاہ دین ۔ بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی ۔ بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے ۔ گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ ۔ بھڑی شاہ رحمن
بہلوکے ۔ گوجرانوالہ
مولا داد ۔ گلوکے گوجرانوالہ
سراج الدین ۔ سمبڑیال
اہلیہ چودہری فضل داد صاحب تلواڑہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ ثانی " " "
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ ۔ رعیہ سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب موضع بہوڑی
اہلیہ راجہ عبد الرحمان خان پارٹی پونچھ کشمیر
گلاب کنٹھالیان پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد بنگہ ۔ نواں شہر جالندہر
میر احمد شاہ محرر جنگی پشاور
غلام احمد ۔ تلونڈی ۔ گورداسپور
محمد دین ۔ کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد احمد یار صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور
چودہری بہولا ولد اللہ جوایا دیرہ وال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد سدہا ساکن دیرہ وال سیالکوٹ
عبد اللہ ولد الہی بخش صاحب ساکن بدروال تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

رسید زر

۱۶۲۳
۲۴ جون ۱۹۰۷ء فقیر علی صاحب ۱ روپیہ
۱۰۷۱ نیاز محمد صاحب عمر
۱۲۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب ۱ روپیہ
یکم جولائی ۱۹۰۷ء ۴۹ نادر خان صاحب للعمر
۴ " " ۱۹ محمد عبد اللہ صاحب ۸ آنہ
۷ " " ۴۳ شمس الدین صاحب ۱ روپیہ
۸ " " ۱۵۲ عبد العزیز صاحب ۱ روپیہ
" " " ۲۹۹ عطا محمد صاحب ۱ روپیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد صہ اور مجلد ۱۳ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی یعنی بے جلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ کیگئی تھی اور مجلد ہے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بے جلد ۲ اور مجلد ہے میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ سرمہ چشم آریہ کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بے جلد سرمہ چشم آریہ بجائے ۱۲ کے صرف ۸ اور مجلد ۱۲ کی بجائے صرف ۱۰ میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں ہیں

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقہ احمدیہ (پنجابی نظم) تمام عقاید احمدیہ بادلائل مجلد ۵ بے جلد ۴

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۲

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی رکنہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۳

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں تصنیف ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ۱

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱

نظم مستورات۔ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱

اردو ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱

کامن احمدی۔ الہامات والے۔ قیمت ۱

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں۔ چشمہ مسیحی ۳ لغات القرآن ہر دو حصہ ۸ عام کیلئے ۱۰)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۳) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں وہ ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر اخبار روزانہ اخبار عام

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔